احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 10 جولائی 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 10 جولائی 2013ء............ 1434 ہجری 10 وفا 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 156

رمضان سے فوری پہلے روزہ رکھنا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔
تم میں سے کوئی رمضان سے پہلے ایک یا دو دن روزہ نہ رکھے سوائے اس شخص کے جو ان دنوں میں روزہ رکھنے کا خوگر ہو۔ چاہئے کہ وہ اس دن روزہ رکھ لے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب لا یتقدم رمضان حدیث نمبر:1781)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یکم دسمبر 1902ء کو مغرب کی نماز سے چند منٹ پیشتر ماہ رمضان کا چاند دیکھا گیا۔ حضرت مسیح موعود مغرب کی نماز پڑھ کر بیت الذکر کی چھت پر چاند دیکھنے تشریف لے گئے اور چاند دیکھنے کے بعد پھر بیت الذکر میں تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ:۔

رمضان گزشتہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کل گیا تھا۔(۔) صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس (البقرہ:186) میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔(۔)

(ملفوظات جلد دوم ص 561)

خداتعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں۔ ایک عبادات مالی، دوسرے عبادات بدنی۔ عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جن کے پاس نہیں وہ معذور ہیں اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کر سکتا ہے ورنہ ساٹھ سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آ جاتا ہے۔ (کسی نے) یہ ٹھیک کہا ہے کہ پیری وصد عیب۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ (ملفوظات جلددوم ص 562)

انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ (البقرہ:185) یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔

ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے۔ تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خداتعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خداتعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خداتعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خداتعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خداتعالیٰ طاقت بخش دے گا۔ (ملفوظات جلد دوم ص 563)

ضرورت کارکنان درجہ دوم

صدر انجمن احمدیہ میں محرر کے طور پر ملازمت کے خواہش منداحباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ:۔

1۔ امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے اور امیدوار کی تعلیم کم ازکم انٹرمیڈیٹ ہونی چاہئے اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کم ازکم 45% نمبر حاصل کئے ہوں یعنی 495 ہونے ضروری ہیں۔

2۔ امیدوار کے لئے Inpage اردو کمپوزنگ کا جاننا ضروری ہے۔

3۔ صرف وہ امیدوار ملازمت کے اہل ہوں گے جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے محررین کیلئے لئے جانے والے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے۔

4۔ صرف وہ امیدوار ملازمت میں لئے جائیں گے جو فضل عمر ہسپتال کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت منداور تندرست ہوں گے۔

5۔ جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور محرر ملازمت کے خواہش مند ہوں اور مندرجہ بالا شرائط پر پورا اُترتے ہوں وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ ان کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے **18۔ اگست 2013ء کو امتحان** کا انعقاد کیا جائے گا۔

6۔ نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم کے ہر جزو میں کامیاب ہونا لازمی ہے جو درج ذیل ہے۔

☆ قرآن کریم ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ
☆ چالیس جواہر پارے، ارکانِ (دین حق) نماز مکمل باترجمہ۔
☆ کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات
☆ مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ
☆ نظم از درثمین (شان (دین حق)
☆ انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ

باقی صفحہ 8 پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

3

کلاس واقفین نو اور سوال و جواب، تقریب آمین، ممبر پارلیمنٹ کی ملاقات اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

23 جون 2013ء

(حصہ دوم)

ایک واقفہ نو نے اپنے اڑھائی سال کے بیٹے کے بارہ میں رہنمائی کی درخواست کی کہ بیٹا بہت hyper ہے اور بات نہیں مانتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

چاکلیٹ کھاتا ہے تو hyper ہو جاتا ہے۔ اگر hyper ہے تو کیا ہو گیا؟ active ہو گا۔ آجکل تو یہ مشکل پڑ گئی ہے کہ بچہ ذرا سا active ہو جائے تو لوگ ماں کو کہتے ہیں hyper ہو گیا۔ hyper ہو گیا تو کیا ہو گیا۔ اچھا intelligent ہوتا ہے۔ بڑا ہو کر intelligent نکلے گا، انشاء اللہ۔

اس پر واقفہ نو نے کہا کہ بات نہیں مانتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ کونسا مانا کرتی تھیں۔ اپنے ماں باپ سے پوچھا ہے کہ آپ مانتی تھیں؟ کسی نہ کسی کا کیرکٹر اس میں آ گیا ہو گا۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ کہنا نہیں مانتا۔ بچوں کو ان کی نفسیات کے مطابق treat کرنا چاہئے۔ ایک دفعہ اگر کہہ دیا کہ یہ کام نہیں کرنا اور وہ روتا ہے، چیختا ہے، دھاڑتا ہے، چیزیں ادھر اُدھر پھینکتا ہے۔ اس کے بعد آپ بات مان لیتی ہیں تو وہ کہہ دے گا کہ آپ سے بات منوانے کا طریقہ یہی ہے کہ دھاڑو اور شور مچاؤ اور اپنی بات منوا لو۔ دو دفعہ آپ انکار کریں گی، نہیں مانیں گی تو ٹھیک ہو جائے گا۔ اس کی ضد اگر پوری کریں گی تو اور ضدی ہوتا جائے گا۔ جس کو پھر آپ hyper کہہ دیتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ بھی نہ ہو کہ کچھ نہیں دینا۔ اگر وہ کوئی چیز مانگ رہا ہے اور اس سے کسی کا اور اس کا اپنا کوئی نقصان نہیں ہے اور نہ آپ کا نقصان ہے تو دے دینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ بچوں کو ماں باپ انکار کر کے بھی ضدی بنا لیتے ہیں یا ہر بار ضد سے منوانے کے بعد بناتے ہیں۔ اس لئے پہلے بچوں کی نفسیات پڑھیں اور اس کے مطابق بچوں کو treat کیا کریں۔

بارہ بجکر پچیس منٹ پر یہ کلاس ختم ہوئی۔

واقفین نو کی کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق واقف نو بچوں کی کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم طلحہ کاہلوں نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم لقمان ثاقب نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزم مبرور احمد خان نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث مبارکہ پیش کی۔

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور ترقی دینا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب العلم)

اس کے بعد عزیزم راحیل احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے۔ کہنے کو تو انسان کہہ لیتا ہے اور اقرار بھی کر لیتا ہے مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر درد اس کے دل کو پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر میں نقصان ہو جائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنائے کہ دنیاوی نقصان کے واسطے وہ کس قدر بیقرار ہوتا ہے اور چیختا چلاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے؟ بد ہے وہ شخص جو دوسرے کو دھوکا دیتا ہے مگر بدتر ہے وہ جو اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا ہے۔ دین کو مقدم نہیں کرتا اور خیال کرتا ہے کہ میں دین کو مقدم کئے ہوئے ہوں۔ وہ سچے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنا اور ظن کرتا ہے کہ میں...... ہوں۔ جو شخص دوسرے پر ظلم کرتا ہے ممکن ہے کہ وہ ظلم کر کے بھاگ جائے گا اور اس طرح اپنے آپ کو بچائے۔ مگر وہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ کہاں بھاگ کر جائے گا اور اس ظلم کی سزا سے کس طرح بچ سکے گا۔ مبارک ہے وہ جو دین کو اور خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر مقدم رکھتا ہے کیونکہ خدا بھی اسے مقدم رکھتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 235,234)

بعدازاں عزیزم کلیم احمد سلیم نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ؎

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں

خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم دانیال تصور، نعمان احمد خاں اور مشہود احمد ادیب نے جامعہ احمدیہ کے قیام، غرض و غایت، جامعہ میں پڑھائے جانے والے علوم اور دوسرے پروگرام اور جامعہ کی اہمیت وضرورت پر مشتمل مضامین پیش کئے۔

سب سے پہلا مضمون عزیزم دانیال تصور نے **”حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بارہ میں ارشادات“** پر مشتمل پیش کیا۔

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 جنوری 2013ء کے خطبہ جمعہ میں واقفین نو کو مخاطب فرماتے ہوئے خاص طور پر جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ پیارے آقا نے فرمایا:

”دین کی تعلیم کے لئے جو جماعتی دینی ادارے ہیں ان میں جانا ضروری ہے۔ جامعہ احمدیہ میں جانے والوں کی تعداد واقفین نو میں کافی زیادہ ہونی چاہئے۔ ہمارے سامنے تو تمام دنیا کا میدان ہے ایشیا، افریقہ، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، جزائر، ہر جگہ ہم نے پہنچنا ہے۔ ہر جگہ، ہر براعظم میں نہیں، ہر ملک میں نہیں، ہر شہر میں نہیں، بلکہ ہر قصبے میں، ہر گاؤں میں۔ دنیا کے ہر فرد تک (دین) کے خوبصورت پیغام کو پہنچانا ہے۔ اس کے لئے چند ایک (مربیان) کام کو انجام نہیں دے سکتے۔

فرمایا: دعوت الی اللہ کا کام بہت وسیع کام ہے اور یہ باقاعدہ تربیت یافتہ (مربیان) سے ہی زیادہ بہتر طور پر ہو سکتا ہے۔ اس لئے واقفین نو کو زیادہ سے زیادہ یا واقفین نو کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو جامعہ احمدیہ میں آنا چاہئے۔ جبکہ جو اعداد و شمار میں نے بتائے ہیں اس سے تو ہم ہر ملک کے ہر علاقے میں جیسا کہ میں نے کہا مستقبل قریب کیا، بلکہ دور میں بھی، ہر جگہ (مربی) نہیں بٹھا سکتے اور جب تک کل وقتی معلمین اور (مربیان) نہیں ہوں گے انقلابی تبدیلی یا انقلابی پروگرام بہت مشکل ہے۔

بچوں میں وقف نو ہونے کی جو خوشی ہوتی ہے بچپن میں تو اس کا اظہار بہت ہو رہا ہوتا ہے لیکن اس یورپی معاشرے میں ماں باپ کی صحیح توجہ نہ ہونے کی وجہ سے، دنیاوی تعلیم سے متاثر ہو جانے کی وجہ سے یا اپنے دوستوں کی مجلسوں میں بیٹھنے کی وجہ سے جامعہ کے بجائے دوسرے مضامین پڑھنے کی طرف توجہ زیادہ ہوتی ہے۔ بعض بچپن میں تو کہتے ہیں جامعہ میں جانا ہے۔ لیکن جب جی سی ایس سی پاس کرتے ہیں، سیکنڈری سکولز پاس کرتے ہیں تو پھر ترجیحات بدل جاتی ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں آنے والوں کی تعداد جرمنی میں بھی اور یوکے میں بھی بہت کم ہے۔ ان دونوں جامعات میں یورپ کے دوسرے ملکوں سے بھی طالب علم آتے ہیں۔ اس طرح تو یہ تعداد اور بھی کم ہو جاتی۔ جماعتیں...... اور مربیان کا مطالبہ تو کرتی ہیں تو پھر واقفین نو کو جامعہ میں پڑھنے کے لئے تیار بھی کریں۔

میں دوبارہ اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دنیا میں دین کے پھیلانے کے لئے دینی علم کی ضرورت ہے اور یہ علم سب سے زیادہ ایسے ادارے سے ہی مل سکتا ہے جس کا مقصد ہی دینی علم سکھانا ہو اور یہ ادارہ جماعت احمدیہ میں جامعہ احمدیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

جامعہ احمدیہ میں حاصل کی جانے والی تعلیم کے بارہ میں پیارے آقا نے فرمایا:

جہاں تک پڑھائی کا سوال ہے جو علم دیا جا رہا ہے بہت وسیع علم ہے جو جامعہ کے طلباء اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل کر رہے ہیں۔

اب آپ کے سامنے ان مضامین اور علوم کا ایک جائزہ پیش کیا جائے گا جو جامعہ احمدیہ میں پڑھائے جاتے ہیں۔

اس کے بعد دوسرا درج ذیل مضمون جو **”جامعہ احمدیہ میں پڑھائے جانے والے علوم“** کے تعارف پر مشتمل تھا۔ عزیزم نعمان احمد خان نے پیش کیا۔

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس خاص زمانے میں پیدا کیا جب آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق وہ حکم و عدل امام الزماں تشریف لائے جنہوں نے ایمان کو ثریا ستارے سے اتار کر دوبارہ دنیا میں قائم کیا۔ وہ قرآنی تعلیم جس پر مرور زمانہ کے ساتھ دھول پڑ گئی تھی اسے اس کی اصل حالت میں ہمیں دکھایا اور سکھایا۔ پھر یہ بھی ہماری خوش نصیبی ہے کہ حضرت مسیح موعود کے بعد بھی خلافت کی برکت سے وہی تعلیم اپنی اصل حالت میں جاری ہے اور جامعہ احمدیہ وہ عظیم درسگاہ ہے جس میں اس تعلیم کو پڑھایا اور سکھایا جاتا ہے۔ آج دنیا بھر میں کوئی بھی ایسی درسگاہ نہیں ہے جس میں (دین) کی ایسی صحیح اور سچی تعلیم دی جاتی ہو۔ آج (دین) کی حقیقی تعلیم صرف اور صرف اس زمانہ کے حکم و عدل

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

امام مہدی و مسیح موعود کی قائم فرمودہ درسگاہ سے ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کی تعلیم دوسری یونیورسٹیوں کی تعلیم سے کسی لحاظ سے بھی کم نہیں اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ جہاں خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ امام الزماں اور سلطان القلم کی جاری کردہ تعلیم خلیفہ وقت کی براہ راست نگرانی میں سکھائی جاتی ہو وہ کسی بھی لحاظ سے دوسرے کسی ادارے سے کم ہو۔ جامعہ احمدیہ کا نصاب دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور یہ ایک ایسی بنیاد فراہم کرتا ہے کہ جس کے اوپر جس ڈیزائن کی عمارت تعمیر کرنا چاہیں مضبوط اور خوبصورت ہوگی۔ جماعت کو جہاں جہاں اور جس جس فیلڈ میں ضرورت محسوس ہوئی وہاں وہاں جامعہ سے فارغ ہونے والے مربیان سلسلہ نے اس اعلیٰ قابلیت کا مظاہرہ بھی کیا۔ کئی مربیان نے نہ صرف مختلف زبانیں سیکھیں بلکہ ان میں سے بعض نے پی ایچ ڈی بھی کی۔ اسی طرح کئی مربیان نے بعدازاں اعلیٰ دنیاوی تعلیم بھی مکمل کی۔

اب میں آپ کی خدمت میں اس عظیم درسگاہ میں سکھائے جانے والے علوم کا مختصر جائزہ رکھتا ہوں کہ یہاں کیا کیا پڑھایا جاتا ہے۔ جامعہ کا کورس سات سالوں پر محیط ہے اور ہر سال میں دو سمیسٹر ہوتے ہیں۔ سات سال مکمل کرنے کے بعد پاس ہونے والے مربیان کو شاہد کی ڈگری دی جاتی ہے۔ دنیا بھر کے تمام جامعات کا نصاب اور طریقہ تعلیم ایک جیسا ہے اور براہ راست خلیفہ وقت کی زیرنگرانی تیار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح امتحانات بھی انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق ہوتے ہیں اور حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بذات خود ہر طالب علم کے رزلٹ کا جائزہ لیتے اور اس کی منظوری عطا فرماتے ہیں۔

جامعہ کے نصاب میں قرآن کریم ناظرہ، باترجمہ، تفاسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، سیرت، کلام، تصوف، موازنہ مذاہب کے علاوہ مختلف زبانیں بھی شامل ہیں۔ اسی طرح سلطان القلم حضرت مسیح موعود کی تحریر فرمودہ کتب کا مطالعہ بھی نصاب کا لازمی حصہ ہے۔

آیئے اب سال وائز جائزہ لیتے ہیں کہ ہر کلاس میں کیا پڑھایا جاتا ہے۔

جامعہ کے پہلے دو سالوں میں قرآن کریم ناظرہ اور کچھ حصہ ترجمہ کے علاوہ زیادہ تر زبانوں پر توجہ دی جاتی ہے۔ اردو اور عربی پر خصوصاً توجہ دی جاتی ہے۔ اسی طرح جرمن اور انگلش بھی پڑھائی جاتی ہیں۔ جرمنی میں داخلے کے وقت کئی طلباء کو اردو لکھنی پڑھنی نہیں آتی لیکن پہلے دو سالوں میں خدا کے فضل سے تقریباً تمام طلباء اردو لکھ بھی سکتے ہیں اور پڑھ بھی۔ اسی طرح طلباء مختلف موضوعات پر عربی، اردو اور انگلش میں تقاریر کی پریکٹس بھی کرتے ہیں۔

جامعہ کے تیسرے سال میں کچھ مزید مضامین کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً قرآن کریم کا ترجمہ، حدیث، تاریخ و سیرت، کلام وغیرہ۔ جبکہ عربی، اردو، انگلش اور جرمن زبانیں بھی ساتھ ساتھ جاری رہتی ہیں۔

چوتھے اور پانچویں سال میں کچھ اور مضامین کا اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔ جیسے تفسیر القرآن (اس میں تفسیر کبیر اور تفسیر حضرت مسیح موعود کے علاوہ گزشتہ مفسرین کی تفاسیر بھی پڑھائی جاتی ہیں) موازنہ مذاہب (اس میں عیسائیت، یہودیت، ہندوازم، سکھ ازم، بدھ ازم، بہائیت جیسے مذاہب کا تعارف اور ان کے بنیادی عقائد کے بارہ میں پڑھایا جاتا ہے۔ نیز ان مذاہب کی تعلیم کا (-) کی تعلیم سے موازنہ کیا جاتا ہے) اس کے علاوہ تاریخ اور تصوف وغیرہ شامل ہیں۔

چھٹے سال میں بعض اور مضامین جیسے فقہ احمدیہ اور فارسی زبان وغیرہ شامل ہو جاتے ہیں۔

ساتویں اور آخری سال میں ایک سمیسٹر میں پڑھائی ہوتی ہے اور دوسرا سمیسٹر طلباء کو ایک تحقیقی مقالہ لکھنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ ہر طالب علم کو جامعہ احمدیہ کے آخری سال میں ایک تحقیقی مقالہ لکھنا ہوتا ہے۔ جس کا عنوان بعداز منظوری حضرت خلیفۃ المسیح چوتھے سال میں ہی ہر طالب علم کو دے دیا جاتا ہے۔ اس مقابلے کا ایک نگران اور ایک چیک کرنے والا مقرر کیا جاتا ہے۔ مقالہ لکھتے ہوئے طالب علم کو راہنمائی کے لئے مستقل اپنے نگران مقالہ سے رابطہ رکھنا ہوتا ہے۔ ہر طالب علم کا اس مقالہ کے بارہ میں ایک بورڈ تفصیلی انٹرویو لیتا ہے۔ دوسرے مضامین کے ساتھ ساتھ طالب علم کو مقالہ میں بھی پاس ہونا لازمی ہوتا ہے۔

نارمل پڑھائی کے ساتھ ساتھ طلباء کو قرآن کریم کے بعض مخصوص حصے حفظ کرنا ہوتے ہیں اسی طرح بعض احادیث، حضرت مسیح موعود کے بعض عربی قصائد، عرب شعراء کے بعض قصائد، ضرب الامثال اور چند دعائیں وغیرہ ہر طالب علم کو ہر سال کے ہر سمیسٹر کے آخر پر یاد کرنا ضروری ہوتے ہیں۔ اسی طرح لازمی مطالعہ میں روحانی خزائن، خلفاء حضرت مسیح موعود کی بعض مخصوص کتب و تفاسیر اسی طرح گزشتہ تفاسیر جیسے کشاف، تفسیر ابن کثیر وغیرہ۔ اسی طرح بعض عربی ادب کی کتب، تاریخ وغیرہ۔ ان تمام کتب کا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

تعلیم کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور ہر روز سپورٹس ہوتی ہے۔ جس میں ہر طالب علم کو روزانہ ایک گھنٹہ کھیلنا لازمی ہوتا ہے۔

طلباء میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں۔ جس کے لئے مجلس علمی اور مجلس صحت قائم ہیں۔ طلباء میں سے ہی ان مجالس کے صدر اور سیکرٹری مقرر ہوتے ہیں۔ یہ مجالس باقاعدگی سے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کرواتی ہیں جس میں طلباء بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

سات سالہ تعلیم کے دوران چونکہ تمام طلباء جامعہ کے ہوسٹل میں رہتے ہیں اس طرح انہیں اپنی روحانی تربیت کے مواقع ملتے رہتے ہیں۔ جس میں صبح تہجد ادا کرنا، پنجوقتہ نمازیں باجماعت ادا کرنا، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنا، مطالعہ کتب کرنا اور اس طرح پورا دن ایک مقررہ ٹائم ٹیبل کے مطابق گزارنا۔

شاہد کا امتحان سات سال کے کورس میں سے ہوتا ہے اور یہ امتحان وکالت تعلیم لیتی ہے۔ پیپرز جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کے علاوہ دوسرے جامعات کے اساتذہ و جماعت کے ناظران وکلاء و مربیان سے بھی تیار کروائے جاتے ہیں اور چیکنگ بھی وکالت تعلیم کے تحت ہوتی ہے اور جیسا کہ خاکسار نے عرض کیا کہ رزلٹ کی آخری منظوری حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں۔

اس طرح جامعہ دنیاوی سٹینڈرڈز کے لحاظ سے بھی کسی یونیورسٹی کے معیار سے کم نہیں اور دینی اور روحانی لحاظ سے تو کوئی یونیورسٹی اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس عظیم درسگاہ سے تعلیم حاصل کر کے احمدیت کی اعلیٰ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بعدازاں **جامعہ احمدیہ کی اہمیت اور ضرورت** کے عنوان پر مشتمل درج ذیل مضمون عزیزم مشہود احمد ادیب نے پیش کیا۔

جامعہ احمدیہ جیسی عظیم درسگاہ سو سال سے زائد عرصے سے احمدیت کے پیغام کو پوری دنیا میں پہنچانے کے لئے مربیان کو تیار کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے نونہالان جماعت کی تعلیم و تربیت اور دین کی صحیح ہدایت اور خوبیاں سکھانے کے لئے ایک مدرسہ 3 جنوری 1898ء میں قائم فرمایا اور اس کا نام مدرسہ تعلیم الاسلام رکھا گیا۔ جو 1903ء میں کالج بن گیا۔ 1905ء میں دو عظیم بزرگوں حضرت مولوی عبدالکریم اور حضرت برہان الدین جہلمی کی وفات کے بعد پیدا ہونے والے خلا کو پُر کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے اس مدرسہ میں جنوری 1906ء میں دینیات کی شاخ کھولی۔

حضرت مسیح موعود نے اس سلسلہ میں فرمایا مدرسہ کی سلسلہ جنبانی کی بھی اگر کوئی غرض ہے تو یہی ہے۔ اس لئے میں نے کہا تھا کہ اس کے متعلق غور کیا جائے کہ یہ مدرسہ اشاعت (دین) کا ایک ذریعہ ہو اور اس سے ایسے عالم اور زندگی وقف کرنے والے لڑکے نکلیں جو دنیا کی نوکریوں اور مقاصد کو چھوڑ کے خدمت دین کو اختیار کریں۔ ایک طرف ضرورت ہے ایسے لوگوں کی جو عربی اور دینیات میں توغل رکھتے ہوں (یعنی پوری مشق رکھتے ہوں) اور دوسری طرف ایسے لوگوں کی بھی ضرورت ہے جو آجکل کے طرز مناظرات میں پکے ہوں۔ علوم جدیدہ (یعنی نئے علوم) سے بھی واقف ہوں۔ کسی مجلس میں کوئی سوال پیش آجائے تو جواب دے سکیں اور کبھی ضرورت کے وقت عیسائیوں سے یا کسی اور مذہب والوں سے انہیں (دین) کی طرف سے مناظرہ کرنا پڑے تو ہتک کا باعث نہ ہوں بلکہ وہ (دین) کی خوبیوں اور کمالات کو پُرزور اور پُرشوکت الفاظ میں ظاہر کرسکیں۔ میں جب (دین) کی حالت کو مشاہدہ کرتا ہوں تو میرے دل پر چوٹ لگتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ ایسے لوگ میری زندگی میں تیار ہو جائیں جو (دین) کی خدمت کرسکیں۔ چند سال میں ایسے نوجوان نکل آویں جن میں علمی قابلیت ہو اور وہ غیر زبان کی واقفیت بھی رکھتے ہوں اور پورے طور پر تقریر کر کے (دین) کی خوبیاں دوسروں کے ذہن نشین کرسکیں۔

(ملفوظات جلد چہارم از ص618)

1909ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ یہ مدرسہ احمدیہ ترقی کرتے کرتے 1928ء میں عربی کالج کی شکل اختیار کر گیا۔ 20 مئی 1928ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جامعہ احمدیہ کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ اس کے افتتاح کے موقع پر حضرت مصلح موعود نے فرمایا: بظاہر یہ باتیں خواب و خیال نظر آتی ہیں مگر ہم اس قسم کی خوابوں کا پورا ہونا اتنی بار دیکھ چکے ہیں کہ دوسرے لوگوں کو ظاہری باتوں کے پورے ہونے پر جس قدر اعتماد ہے اس سے بڑھ کر ہمیں ان خوابوں کے پورے ہونے پر یقین ہے۔ ابھی تو ہم اس کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ آج وہ خیال پورا ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ یہی چھوٹی سی بنیاد ترقی کر کے دنیا کے سب سے بڑے کالجوں میں شمار ہوگی۔

(تاریخ احمدیت جلد 6 از ص28)

آج ہم وہ خواب حقیقت کے روپ میں دیکھ رہے ہیں۔ آج نہ صرف یہ جامعات قادیان اور ربوہ میں جماعت کی بھرپور خدمت بجالا رہے ہیں بلکہ اور کئی ممالک یعنی غانا، انڈونیشیا، کینیڈا، برطانیہ اور جرمنی میں بھی ان کا باقاعدہ قیام عمل میں آچکا ہے۔

20 راگست 2008ء کو جرمنی میں جامعہ احمدیہ کا افتتاح فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انشاء اللہ دنیا میں جامعات کھلتے چلے جائیں گے جہاں دینی علم حاصل کرنے والے پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ آئندہ ضرورت کے پیش نظر

ہوسکتا ہے کہ جب تعداد بڑھے تو یورپ کے اور ملکوں میں بھی جامعہ کھلیں۔ امریکہ، کینیڈا اور ساؤتھ امریکہ وغیرہ کے علاقوں میں اور جامعہ کھلیں۔ جزائر میں جامعات کھلیں۔ تو یہ تو کھلتے چلے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور دین کے خادم پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔

حضرت مصلح موعود نے ایک مرتبہ فرمایا دیکھو میں آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا۔ جس کے زمانے میں فتوحات ہوں گی وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا۔ تم ہی لوگ ان کے معلم بنو گے۔ پس اس وقت تم خود سیکھو تا ان کو سکھا سکو۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ دنیا کے لئے پروفیسر بنا دیئے جاؤ گے۔ اس لئے تمہارے لئے ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ تم خود پڑھو تا آنے والوں کے لئے استاد بن سکو۔ اگر تم نے خود نہ پڑھا تو ان کو کیا پڑھاؤ گے۔

(انوار خلافت)

نیز فرمایا: زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ اے (امام وقت)! یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے (دین) کے لئے حاضر ہیں۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جنوری 1935ء)

سیدی پیارے آقا! حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2013ء میں اس بات کا ذکر فرمایا تھا کہ جرمنی سے کسی نے جامعہ احمدیہ کے طریق تعلیم پر اعتراض اٹھایا ہے۔ سیدی جان سے پیارے آقا! ہم جرمنی کے تمام واقفین نو اس اٹھائے جانے والے اعتراض پر شرمندہ ہیں اور پیارے آقا سے معافی کے خواستگار ہیں اور ایک بار پھر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہمارے جان، مال، وقت اور عزت ہر لحظہ خلیفہ وقت کے قدموں میں حاضر ہیں۔ پیارے آقا ہمیں جب اور جہاں بھی جانے کا ارشاد فرمائیں گے ہم پورے شرح صدر کے ساتھ وہاں جانے میں اپنی سعادت سمجھیں گے۔ حضور پُرنور سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنے عہدوں کو پورا کرنے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین

اس کے بعد ملک اویس احمد نے جامعہ احمدیہ کے حوالہ سے درج ذیل نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

آسماں کے بول سے لکھی کتاب جامعہ
نور میں ڈھلتا گیا پھر آفتاب جامعہ
تو ہمیشہ قائم و دائم رہے اس شان سے
ایک دنیا فیض پائے تجھ سے آب جامعہ
روح کی بنجر زمینیں تر کریں گے نور سے
گود سے تیری جو نکلے ہیں سحاب جامعہ
واقفین نو کی خوشبو پھیل جائے ہر طرف
ساری دنیا میں یہ پھیلائیں گلاب جامعہ
تم سے دکھلائے خدا تعبیر ایسی شان سے
جیسے دیکھا مہدی دوراں نے خواب جامعہ

اس نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقف نو بچوں سے دریافت فرمایا کہ جو امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر جو بچے آئندہ سال اور پھر اس سے اگلے سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے کے خواہشمند تھے انہوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جامعہ جرمنی میں ہر سال جرمنی (Germany) سے کم از کم بیس طلباء داخل ہونے چاہئیں۔ آپ کی جو ضروریات ہیں، جو تقاضے ہیں، وہ پورے کرنے ہیں تو پھر کم از کم اتنی تعداد ہونی ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو طلباء اس وقت Real میں ہیں اور Abitur میں ہیں وہ اس بارہ میں سوچیں۔ صرف وقف نو کا ٹائٹل لگا کر سافٹ ویئر انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس میں جانے کی بجائے پہلی ترجیح جامعہ میں جانے کی ہونی چاہئے۔ اس کے بعد ڈاکٹرز، انجینئرز یا کسی دوسری فیلڈ میں جانے کا سوچیں۔ دنیاداری کی طرف سوچیں زیادہ لگ گئی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے بچوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

سوال و جواب

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ:

بعض اوقات جب بچہ ابتدائی دور میں ہو، یعنی Cells کی حالت میں ہو تو میڈیکل ریسرچ کے لئے اس پر کچھ تجربات کئے جاتے ہیں۔ اس بارہ میں (دین) کی کیا تعلیم ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر یہ تجربات اس دنیا کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہیں کہ آئندہ جو بچے پیدا ہوں گے، ان میں Pregnancy کے دوران جو مسائل پیدا ہو سکتے ہیں، ان کا پتا چل جائے۔ اس لحاظ سے یہ تجربہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ ماں کے پیٹ میں چلا جاتا ہے اور جسم کی Growth شروع ہو جاتی ہے تو اس وقت اس کو مارنا جائز نہیں ہے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ:

جب امام نماز پڑھا رہا ہو، مثلاً تین رکعات کی بجائے دو پڑھا دے تو کیا کرنا چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سبحان اللہ ایک دفعہ کہہ دو۔ اگر امام نے سن لیا تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو خاموش رہو اور بار بار نہ کہو۔ یہ نہیں کہ پہلے پہلی صف اور پھر دوسری صف والے سبحان اللہ کہنا شروع ہو جائیں اور پھر تیسری صف شروع کر دے۔ اس طرح بار بار کے کہنے سے امام کو بھول ہی جاتا ہے کہ میں نے کرنا کیا ہے، کیا غلطی ہوگئی ہے، وہ نماز میں کچھ کہہ نہیں سکتا، کچھ کہنے کی اجازت نہیں ہے۔ تو اس لئے ایک دفعہ سبحان اللہ کہنا کافی ہے۔ امام کو سمجھ آ گیا تو ٹھیک ہے، نہیں یاد آتا تو خاموش رہو اور جب امام سلام پھیر دے تو اس کو یاد کروا دو کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھی تھیں، پوری تین رکعات نہیں پڑھ سکے۔ تو امام سلام پھیرنے کے بعد پھر کھڑا ہوگا اور ایک رکعت پڑھا دے گا۔ سارے اس کے ساتھ پڑھیں گے اور رکعت کے بعد جب سلام پھیرنے لگے تو اس سے پہلے سجدہ سہو کے دو سجدے کرے گا اور سلام پھیر دے گا۔ بس ایک دفعہ امام کو یاد کروا دو۔ بعض دفعہ امام Confuse بھی ہو جاتے ہیں۔ مجھے بھی بعض دفعہ لوگ سبحان اللہ اس طرح کہنے لگتے ہیں کہ پتا ہی نہیں لگتا کہ غلطی کیا کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک دفعہ ایسا اتفاق ہو چکا ہے کہ کوئی کچھ نہیں بولا اور میں نے دو رکعات مغرب کی نماز کے بعد سلام پھیر دیا تو پھر نمازیوں نے کہا کہ آپ نے تو دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے، پھر ایک رکعت اور پڑھ لیتے ہیں۔ تو یہ ہو جاتا ہے، ہر ایک سے ہو جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے بھی ایک دفعہ چار کی بجائے پانچ رکعات پڑھا دی تھیں۔ صحابہؓ نے کچھ نہیں کہا۔ بعد میں کسی نے کہا کہ کیا نماز کے بارے میں نیا حکم آ گیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے بتایا کہ نہیں۔ تو کہا گیا کہ آپ ﷺ نے تو پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے سبحان اللہ کہہ کر یاد کروا دینا تھا۔ بھول تو ہر ایک سکتا ہے۔ لیکن اگر امام کو یاد آ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ سلام پھیرنے کے بعد نماز کا جو حصہ رہ گیا ہے، وہ پورا کر لے گا۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ:

میں سول انجینئرنگ کر رہا ہوں اور اگلے سال انشاللہ مکمل ہو جائے گی۔ کیا میں اب ماسٹرز کر سکتا ہوں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بالکل کر لو، لیکن کس چیز میں کرو گے؟

اس پر واقف نو نے عرض کی کہ:

سول انجینئرنگ میں کنسٹرکشن میں سپیشلائزیشن کرنی تھی۔ (بیوت) اور بلڈنگز وغیرہ بنانی ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اچھی بات ہے کریں۔ جرمنی میں جو (بیوت) پانچ سال میں بنانی تھیں اس میں سے ابھی بیس سالوں میں پچاس بھی نہیں بنیں۔ ابھی بہت وقت ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی بناتے رہنا ہے۔ ایسا ڈیزائن کرو، جو سستا بھی ہو۔ بلکہ یہ بھی ریسرچ کرنی چاہئے کہ کون سے Material استعمال کئے جائیں، جو دیرپا بھی ہوں۔ ابھی یہ Pre Fabricated Material استعمال کر رہے ہیں جس سے (بیوت) کی Cost آدھی رہ گئی ہے۔ لیکن مزید دیکھنا چاہئے کہ اس کی مضبوطی کیسی ہے، لائف کتنی ہے؟ اور مزید ریسرچ بھی کرنی چاہئے کہ کس طرح ہم کم خرچ پر زیادہ سے زیادہ (بیوت الذکر) بنا سکتے ہیں۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ:

میں دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں، پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے والد صاحب ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی کام کرنا ہو تو خلیفہ وقت سے ضرور اجازت لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ تو ویسے وقف نو ہیں، آپ کے لئے تو ویسے ہی ضروری ہے لیکن باقی عام آدمی کے لئے ضروری نہیں ہے۔

واقف نو نوجوان نے عرض کیا کہ میں Teaching کی فیلڈ میں تربیت حاصل کر رہا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوبہ ہیسن میں نصاب تیار ہے اور احمدیہ جماعت کی طرف سے کیا گیا ہے جو سکولوں میں پڑھایا جائے گا۔ اب میں شوق رکھتا ہوں کہ اسلامک سٹڈی پڑھوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ٹھیک ہے اسلامک سٹڈی کریں اور اس کے بعد بتا دیں کہ میں نے یہ پڑھائی مکمل کر لی ہے اور اب کیا مجھے اجازت مل سکتی ہے کہ یہاں اگر سکولوں میں جگہ ملے تو ادھر ہی پڑھا لوں۔ یا ابھی تو جماعت کا کوئی سکول نہیں ہے، لیکن جب جماعت سکول کھولے گی تو وہاں پڑھا لیں۔

اس واقف نو کا جسم کچھ بھاری تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛

بھاگ دوڑ کیا کریں، ورزش کیا کریں۔ 24 سال تمہاری عمر ہے، تمہیں ورزش کی زیادہ ضرورت ہے۔

اسی واقف نو نے عرض کیا کہ پچھلی جمعرات کو میرے والد صاحب کا انتقال ہوا ہے۔ تو ان کے لئے دعا کی درخواست ہے اور میں اپنے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے والد صاحب کی خواہشات کو ان کی دعاؤں کو آپ کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین۔

ایک واقف نو نے عرض کیا کہ:

نماز قصر کس صورت میں ہوسکتی ہے اور کتنے دن تک ہم لگاتار قصر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر آپ سفر پر ہیں تو آپ نماز قصر کریں

گے۔ جیسے میں آجکل سفر پر ہوں تو اس لئے میں بھی نماز قصر کر رہا ہوں۔ 14 سے 15 دن تک آپ قصر کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کو مدت کا پتا نہیں ہے۔ مثلاً آپ چار دن تک سفر پر ہوں اور پھر مزید چار دن کسی کام کی وجہ سے ٹھہرنا پڑ جائے، تو آپ قصر کریں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے ساتھ ایک بار ایسا واقعہ ہوا کہ چند دن کا سفر تھا اور آپ نماز قصر فرماتے رہے۔ وہ مدت دو مہینے تک طویل ہو گئی اور آپ نے قصر کر کے نماز ادا کی۔ تو یہ اس صورت حال میں ہے کہ آپ سفر میں ہیں۔ سفر کی نیت سے نکلے ہیں تو پھر قصر کر لیں۔ ہاں اگر سفر میں قیام 14 دن سے زیادہ ہو تو پھر میں قصر نہیں کرتا۔

ایک واقف نو نے عرض کیا کہ:

حضور سے دعا کی درخواست ہے کہ Baden Württenberg کے صوبہ میں کیس کا انکار ہو رہا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جن کے Reject ہو رہے ہیں تو ان سے کہو کہ صدقہ دیں، دعا کریں اور سچ بولیں۔ سچائی پر قائم رہ کر اپنے کیس کا بیان دیں۔ جو سچی سٹیٹمنٹ پہلے دی ہے اس پر قائم رہیں۔ ان لوگوں میں ہمدردی کا جذبہ بہر حال ہے۔ اگر انہیں بتایا جائے کہ ہمارے حالات وہاں پر ایسے ہیں اور یہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی کیس بنا ہوا ہو۔ بلکہ ارد گرد کا ماحول ایسا بن چکا ہے اور ہم پر Mental Troture ہے۔ Jobs بھی بعض اوقات نہیں ملتیں، یا بڑی Jobs سے بعض دفعہ نکال دیا جاتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ Life Threat ہو یا مقدمہ ہی ہمارے خلاف بنا ہو۔ تو یہ جو Mental Torture ہے یہ ہماری برداشت سے باہر ہو گیا ہے اس لئے ہم یہاں آ گئے ہیں تاکہ ہمیں سکون ملے۔ اگر مستقل نہیں تو ہمیں 5 سال کا ہی ویزہ دے دیں۔ 5 سال تو ہمارے اچھے گزر جائیں اور اگر حالات اچھے ہوں تو ہم واپس بھی جا سکتے ہیں۔ اگر انہیں یہ یقین دلا دیا جائے کہ آپ کے کیسز سچائی پر مبنی ہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ عموماً 80 فیصد کیس پاس ہو جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعت بھی انہیں ثبوت دیتی ہے اور بتاتی ہے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے اور ایمبیسیز کے ذریعے بھی بتایا جا رہا ہے اور سیاستدانوں کو بھی بتایا جاتا ہے۔ میں بھی اپنے سفروں میں بتاتا رہتا ہوں۔ دنیا کو تو ہر جگہ پتا ہے۔ Human Rights والوں کو بھی سب کچھ پتا ہے۔ UNO کی جو کانفرنس ہوتی ہے تو وہاں بھی جماعت کا موقف پیش کیا جاتا ہے۔ جو کوششیں ہیں، وہ تو ہم کرتے ہیں۔ تو کیسز اس طرح پیش کرنے چاہئیں کہ ان کے ہمدردی کے جذبات ابھریں اور یہ کیسز سچائی پر مبنی ہوں۔ یہی میں خطبہ میں کہہ چکا ہوں۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ:

فجر، مغرب اور عشاء کی نماز میں امام تلاوت اونچی آواز میں پڑھتا ہے۔ تو دوسری نمازوں میں اونچی آواز میں تلاوت کیوں نہیں پڑھی جاتی؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک وجہ تو یہ ہے کہ اسی طرح آنحضرت ﷺ نے ہمیں کر کے دکھایا ہے۔ آپ ﷺ کی جو سنت تھی، اسی کے مطابق ہم کرتے ہیں۔ دوسری حکمت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وقت کے مطابق جو صورت حال ہے اسی طرح پڑھتے ہیں۔ جیسے ظہر یا عصر کی نماز کا جو وقت ہوتا ہے وہ ایسا وقت ہوتا ہے جس میں خاموشی طاری ہوئی ہوتی ہے اور اس خاموشی میں عبادت کا جو ایک ماحول ہوتا ہے، یعنی بغیر اونچی آواز کے تو اس عبادت میں زیادہ سکون ہوتا ہے، یعنی انسانی فطرت کے مطابق یہ دونوں عمل ہو رہے ہیں۔ قدرت کا جو ایک ماحول ہے، یہ اس کے مطابق ہے۔

ایک واقف نو نے عرض کیا کہ:

پچھلی کلاس میں میں نے بتایا تھا کہ میں نے سکول میں ہستی باری تعالیٰ کے بارہ میں تقریر کرنی تھی تو الحمدللہ بہت کامیاب رہی ہے۔ پہلے سکول میں Class Mates کو خدا کے بارے میں تو یقین نہیں تھا لیکن تقریر کے بعد انہیں یقین ہو گیا اور بہت سے طلباء نے اس کا اظہار کیا کہ انہیں خدا پر یقین ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ماشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ آئندہ بھی ایسے کام کیا کرو۔ پہلے تو دنیا کو یہ بتاؤ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی ہے۔ پھر دین کی طرف بلاؤ۔

اسی واقف نو نے دوسرا سوال کیا کہ:

یہاں انڈیا کی Partition کے بارہ میں بات ہوتی ہے۔ اساتذہ یہ کہتے ہیں کہ انسانوں کے لئے یہ بہت نقصان دہ تھا اور اچھا نہیں رہا، کیونکہ 50 لاکھ انسانوں کو قتل کیا گیا تھا، تو اگر لوگ باتیں کریں تو ان کو کیا بتایا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سوال یہ ہے کہ پہلے جب پارٹیشن نہیں تھی تو اس وقت بھی ہندو اور مسلمان کا فساد کھڑا ہو چکا تھا۔ Congress League تھی، ہندو بھی تھے، مسلمان بھی تھے، یہ اگر اکٹھے ہو کر رہتے تو ٹھیک تھا۔ لیکن اس وقت جو حالات پیدا ہو گئے تھے، ایسے تھے کہ ہر ایک کو نظر آ رہا تھا کہ اب یہ حالات مزید بگڑیں گے۔ مار دھاڑ، قتل و غارت اُس وقت بھی شروع ہو گئی تھی۔ دشمنیاں اندر اندر پنپ رہی تھیں۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ جب Partition ہوئی تو دشمنی ایک دم نکل کر باہر آ گئی اور قتل و غارت اسی وجہ سے ہوئی اور جتنے مسلمان مارے گئے اس کے مقابلہ پر ہندو اور سکھ نہیں مارے گئے۔ انہوں نے مسلمانوں کو زیادہ مارا ہے۔ مسلمانوں نے بھی ظلم کئے ہیں لیکن ہندوؤں کے مقابلہ میں کم تھے۔ جو بھی مسلمان تھے وہ شروع میں یہ نہیں چاہتے تھے کہ اس طرح Partition ہو۔ پھر جب سارے حالات دیکھے تو آخر مجبور ہو کر یہ فیصلہ کیا کہ مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ ملک ہونا چاہئے۔ لیکن ساتھ یہ گارنٹی دی کہ جو مسلمانوں کا ملک پاکستان ہوگا، اس کی جو سیاسی بنیاد ہے وہ تو مذہب کے اوپر نہیں ہوگی۔ بلکہ ہر ایک شخص جو پاکستان کا شہری ہے، مسلمان مسلمان کہلائے گا اور ہندو ہندو کہلائے گا، عیسائی عیسائی کہلائے گا، ہر ایک آزاد طور پر ایک شہری کی حیثیت سے یہاں رہے گا اور مذہب کی آزادی استعمال کرے گا اور اُسے مکمل مذہبی آزادی ہوگی۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد یہاں مذہبی بنیاد پر ظلم شروع ہوئے۔ احمدیوں پر بھی ظلم ہو رہے ہیں اور باقی اقلیتوں پر بھی ظلم ہو رہے ہیں۔ یہ حالات جو اُس وقت تھے تو اس وقت کے مطابق یہ فیصلہ بالکل صحیح تھا۔ اور اُس وقت جو نتائج نکلے ہیں ہو سکتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ خطرناک نکلتے۔ یہ جو قتل و غارت ہوئی ہے، یہ دلوں کے اندر جو لاوا پک رہا تھا، وہ پھٹا ہے، تو قتل و غارت ہوئی ہے۔ اگر پارٹیشن نہ ہوتی تو قتل و غارت کسی اور رنگ میں ہو جانی تھی۔

ایک واقف نو نے عرض کیا کہ:

میں بہت دعوت الی اللہ کرتا ہوں۔ جن کو دعوت الی اللہ کرتا ہوں، ان میں مسلمان بھی ہیں۔ وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ جو سچے نبی ہیں ان کے چہرہ پر تو نور ہوتا ہے۔ آپ کے جو نبی ہیں ان کے چہرہ پر نور ہوتا تو سب ایمان لے آتے۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ کے چہرہ سے زیادہ نور تو کسی کے چہرے پر نہیں تھا۔ وہ نور بلال کو تو نظر آ گیا، ابوبکر کو نظر آ گیا لیکن ابوجہل کو نظر نہیں آیا۔ حضرت عمرؓ کو بھی فوری طور پر نظر نہیں آیا، قرآن کریم کی تلاوت سنی، اس کی تعلیم دیکھی تو اُس تعلیم نے جھنجھوڑا کہ نور تلاش کرو۔ تو اس تعلیم میں نور نظر آیا تو پھر آنحضرت ﷺ میں بھی نور نظر آ گیا۔ اس لئے تم ان سے کہو کہ جب آپ دل صاف کر کے، پاک کر کے اللہ تعالیٰ سے ''اھدنا الصراط المستقیم'' کی دعا مانگیں اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم کو پڑھیں کہ وہ کہتے کیا ہیں۔ آپ تو آنحضرت ﷺ کے ساتھ عشق اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی تعلیم دیتے ہیں۔ جب اس پر غور کر کے آپ دیکھیں گے تو پھر آپ کو جب اس تعلیم میں نور نظر آئے گا تو اس تعلیم کو پیش کرنے والے شخص میں بھی نور نظر آ جائے گا۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی آپ کے دشمن تھے تو اُس وقت وہ سارے کیوں نہیں اسلام لے آئے۔ چند غریب لوگ ہی تھے جو ایمان لائے۔

ایک واقف نو نے عرض کیا کہ:

میں ڈیڑھ سال قبل پاکستان سے جرمنی آیا ہوں۔ کافی احمدی لوگ یہ خیال رکھ کر آئے تھے کہ جلد کیس پاس ہو جائے گا اور سٹڈی وغیرہ جاری کر سکیں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر تو جرمن گورنمنٹ سے کوئی معاہدہ کر کے آئے تھے تو پھر تو امید ہونی چاہئے۔ اگر اس لئے آئے تھے کہ ہم وہاں مشکلات میں ہیں اور اس سے آسانی اور چھٹکارا پانا ہے اور جا کر قسمت آزمائی کر لیتے ہیں اور پھر اس کے بعد دعا اور صدقات پر بھی زور دیا تو کام ہو جاتا ہے۔ بعض ایسے کیسز میں نے دیکھے ہیں۔ جنہوں نے آتے ہی قرآن کریم پکڑا اور مصلّی پکڑا اور اُس وقت بیٹھ گئے اور دعائیں اور نفل اور صدقے کرتے رہے۔ ان کے 15 دن میں کیس پاس ہو گئے۔ جو بظاہر نیک لوگ تھے، دعائیں بھی کرتے تھے لیکن ان کے ابھی نہیں ہوئے۔ تو بعضوں سے اللہ تعالیٰ مزید امتحان بھی لیتا ہے۔ کچھ کے کیس لمبے ہو جاتے ہیں، کچھ کے جلدی ہو جاتے ہیں۔ دعاؤں کی طرف اگر توجہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔ آدمی کو مشکلات آتی ہیں تو ان مشکلات میں تو سب کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

ایک واقف نو نوجوان نے عرض کیا کہ:

اتنی دیر لگتی ہے کہ پہلے زبان سیکھیں اور پھر سٹڈی کریں۔ تو اس سے جماعت کو یہ تو نہیں ہوگا کہ ضرورت سے کافی زیادہ وقت ہماری تعلیم پر لگ رہا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ فکر نہ کریں۔ آپ اب FSc کرنے کے بعد یہاں پر آئے ہیں۔ آپ کا کیس پاس ہو جاتا ہے تو اس کے بعد دیکھیں اور Explore کریں کہ مختلف Options کیا ہیں؟ جو بھی Options ہوں وہ پھر لکھ کر مجھے پوچھیں تو میں آپ کو بتاؤں گا کہ ان Options میں سے آپ کے لئے اور جماعت کے لئے کونسا بہتر ہے۔ تاکہ آپ کا وقت بھی ضائع نہ ہو اور نہ جماعت کا وقت ضائع ہو۔

ایک واقف نو نے عرض کیا کہ:

جسمانی ورزش کس حد تک کرنی چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جس حد تک آپ سمارٹ رہیں۔ اور آپ بڑے سمارٹ ہیں ماشاء اللہ۔ ورزش تو صحت قائم رکھنے کے لئے کرنی چاہئے۔ کسی کو مارنے کے لئے نہیں کرنی چاہئے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ:

جمعہ کے دن جب امام خطبہ شروع کردے تو سنتیں کب ادا کرنی چاہئیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب بھی آپ جمعہ کے لئے (بیت) میں آتے ہیں آپ کو سنتیں پڑھنی چاہئیں۔ بعض لوگ یہ کرتے ہیں کہ خطبہ اردو میں سُن لیتے ہیں اور جو مسنون خطبہ ہے، اس میں توجہ نہیں دیتے اور کھڑے ہو کر سنتیں پڑھتے ہیں، یہ غلط طریق ہے۔ آکر پہلے سنتیں پڑھیں اور پھر خطبہ سنیں۔ درمیان میں جو وقفہ ہوتا ہے وہ اتنا تھوڑا ہوتا ہے کہ اس میں پھر ٹکریں ہی مارتے ہیں۔ تو یہ غلط ہے۔ اگر تو کسی کو موقع ہے کہ وہ گھر سے سنتیں پڑھ کر آئے تو پڑھ کر آنی چاہئیں۔ (بیت) میں آکر پڑھنی ہیں تو وہاں آکر پڑھ لیں۔ لیکن جب بھی آپ (بیت) میں داخل ہوتے ہیں اُسی وقت پڑھیں۔ لیکن یہ جو روایت بن گئی ہے کہ عربی خطبہ شروع ہوا تو سنتیں پڑھنی شروع کردیں، یہ غلط ہے۔

ایک واقف نو نے عرض کیا کہ:

میں اکثر دیکھتا ہوں کہ جب میں نماز باجماعت پڑھ رہا ہوتا ہوں تو امام صاحب جب سلام پھیرتے ہیں تو سنتوں کی ادائیگی کے لئے مصلّی سے کبھی دائیں اور کبھی بائیں طرف کھڑے ہوتے ہیں۔ اسی طرح لوگ بھی اپنی جگہ سے ہٹ کر آگے یا پیچھے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ ایک طرح کی سنت ہی ہے کہ اپنی جو نمازوں کی جگہ ہے، اسے بدل لو۔ اگر آپ کے پاس جگہ ہے تو اسے بدل کر دو قدم ادھر ہو جاؤ تا کہ (بیت) کی ہر جگہ کا حصہ، اگر تو اس سے کوئی برکت وابستہ ہے، تو وہ آپ کو مل جائے۔ اور آپ اپنے گھر میں بھی مختلف حصوں میں نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور نماز میں دعا کر رہے ہوتے ہیں، وہ بھی اس وجہ سے ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ کو نماز پڑھنے کی وجہ سے برکت مل جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ صفوں میں کوئی جگہ نہیں ہے تو دھکا مار کر کسی کو پیچھے ہٹا دیں اور خود آگے آجائیں کہ میں نے جگہ بدلنی ہے۔ اور جب کوئی پوچھے تو کہیں کہ سنت ہے۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ اس طرح جگہ بدل لو تو بہتر ہوتا ہے۔ تو آپ کہیں کہ بہتر ہوتا ہے تو مجھے حق مل گیا ہے کہ میں اُسے دھکا مار کر پیچھے کر دوں۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ جگہ ہے تو بدل لو، ورنہ جہاں جگہ ملتی ہے، وہاں پڑھ لو۔

ایک واقف نو نے عرض کیا کہ:

ہمیں کچھ ہفتوں میں چھٹیاں ہونے والی ہیں تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہمیں چھٹیوں میں کام کرنے کی اجازت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر تو آپ کو پیسوں کی ضرورت ہے تو کام کریں ورنہ پھر وقف عارضی کریں اور جماعت کے کام کریں اور اگر اپنی فیلڈ میں کوئی ٹیکنیکل Skill سیکھنے کے لئے کوئی کام کرنا ہے تو ٹھیک ہے، کر لیں کوئی حرج نہیں ہے۔ ماں باپ کا خرچہ کم کرنے کے لئے اور ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے اگر کوئی ہنر سیکھنے کے لئے ضرورت ہے تو آپ تھوڑی دیر کے لئے کام کر لیں۔ لیکن چھٹیوں میں ہر واقف نو کو یہ کوشش ضرور کرنی چاہئے کہ کم از کم دو ہفتوں کے لئے وقف عارضی کرے اور جو وقف عارضی کا نظام ہے ان کو کہیں کہ وہ آپ کو کسی جماعت میں بھیج دیں جہاں آپ نمازوں کی طرف توجہ دے کر، قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ دے کر اپنا دینی علم بڑھانے کی طرف توجہ دے کر اپنی تربیت بھی کریں اور جس جماعت میں جائیں تو وہاں کے بچوں کو بھی تعلیم دیں اور خدام کو بھی تعلیم دیں اور پڑھائیں۔ اس کے علاوہ آپ کو جو باقی وقت ملتا ہے اس میں اپنا کام کر لیں۔ ٹھیک ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

واقفین نو جو پندرہ سال سے اوپر ہیں اگر وہ اپنے سکولوں کی چھٹیوں میں وقف عارضی کریں تو آپ کے شعبہ وقف عارضی کے لئے ایک ہزار واقفین عارضی یہاں ہی سے پورے ہو جائیں گے جن کا وقف عارضی کا ٹارگٹ بھی پورا نہیں ہوتا۔

ایک واقف نو نے عرض کیا کہ:

اگلے سال میں نے کالج میں جانا ہے اور اس کے لئے مجھے اچھے مارکس چاہئیں۔ اس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ اس کے لئے دعا پہلے خود بھی کرنی چاہئے۔ پہلے خود پانچوں نمازوں کی پابندی کرو، خود اپنے لئے دعا کرو، پھر دوسرے کو دعا کے لئے کہو، تو پھر دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ خود آدمی نمازیں نہ پڑھ رہا ہو، نہ اپنے لئے دعائیں کر رہا ہو اور نہ محنت کر رہا ہو اور پھر دوسروں کو کہے کہ دعا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارے ایک صاحب ہوتے تھے۔ ایک بزرگ نے ان کی طرف سے الفضل میں اعلان شائع کروا دیا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے، انہوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ تو بعد میں پتا لگا کہ میٹرک کی اعلیٰ کامیابیاں کیا لینی ہیں، انہوں نے میٹرک کے تین پیپر ہی نہیں دیئے تھے۔ تو اس طرح بزرگوں کو کہہ کر یہ ظاہر نہ کریں کہ لوگ سمجھیں کہ بزرگوں کی دعائیں، جماعت کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ پہلے خود کچھ ہمت کرو اور پڑھائی پوری کرو، خود دعا کرو، نمازوں کی طرف توجہ کرو تو اللہ تعالیٰ خود مدد کرتا ہے اور پھر دوسروں کی دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔

ایک واقف نو نے عرض کیا:

میں پاکستان سے آیا ہوں، ڈیڑھ مہینہ ہوا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب نماز میں صفیں درست کرنے کا کہتے ہیں تو ایڑیوں کو ملنا چاہئے یا کندھوں کو اور جب ایک رکعت گزرنے کے بعد صف خراب ہو جاتی ہے تو اس کے بارے میں بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر آپ کی ایڑیاں ملی ہوں گی تو آپ کے کندھے خود بخود مل جائیں گے۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ نماز پڑھتے ہوئے صف کیوں خراب ہوتی ہے۔ جب تک میں صفوں میں نمازیں پڑھتا رہا ہوں۔ مجھے تو نہیں یاد کہ میری ایڑی کبھی ہلی ہو۔ اتفاق سے کبھی ایسا ہو بھی جاتا ہے۔ لیکن اگر ہل جائے تو ایڑی کو سیدھا کر لیں۔ اس سے یہ فائدہ ہے کہ ایڑی سیدھی کرنے کی وجہ سے کندھے تو مل جاتے ہیں اور اگر آپ کی ایڑیاں کچھ پیچھے چلی جاتی ہیں تو پیچھے صف میں نمازی جب سجدہ میں جائے گا، تو آپ کو ٹکر مارے گا۔ آپ اس کو سجدہ نہیں کرنے دیں گے اور اگر وہ زیادہ Conscious ہے تو وہ سکڑنے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے اگر آپ ایڑیوں کو سیدھا کر لیں تو کندھے بھی مل جاتے ہیں۔ حضور انور نے اس نوجوان کے ساتھ ایک دوسرے نوجوان کو کھڑا کیا اور ان دونوں کی ایڑیاں ملوائیں اور فرمایا کہ دیکھو کندھے خود بخود مل گئے ہیں۔

اسی واقف نو نے عرض کیا کہ:

یہ میرا پہلا موقعہ ہے۔ میں ابھی ڈیڑھ مہینہ پہلے پاکستان سے آیا ہوں۔ اور میں آج اس طرح حضور کے سامنے کھڑا ہوں۔ اور مجھے آج یہ محسوس ہو رہا ہے کہ پاکستانی کس نعمت سے محروم ہیں۔ پاکستان کو یہ نعمت کب نصیب ہوگی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دعائیں کریں، دعائیں کریں، صدقہ کریں۔ اسی لئے میں کہتا رہتا ہوں اور عموماً توجہ دلاتا رہتا ہوں کہ جو باہر آئے ہیں ان کو بھی کہتا رہتا ہوں کہ دعائیں کریں، جو پاکستانی ہیں، ان کو بھی کہتا ہوں کہ دعائیں کریں، روزہ رکھیں، صدقات دیں۔ اللہ تعالیٰ یہ جو مشکل کے دن ہیں، ان کو آسان فرمائے۔ آمین۔

ایک واقف نو نے عرض کیا کہ:

میں نے اپنا ڈپلومہ کر لیا ہے اور اب میں میڈیکل ٹیکنیک میں جانا چاہتا ہوں۔ کیا مجھے اس کی اجازت ہے؟ میڈیکل فیلڈ میں جو مشینیں اور سسٹم ہوتے ہیں، ان کا ٹیکنیشن بننا چاہتا ہوں، ان کو ٹھیک کرنا چاہتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان مشینوں کی جو ٹیکنیکل سائیڈ ہے۔ جو ٹیکنیکل سٹاف ہوتا ہے۔ وہ کورس کرنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے کر لو۔

اسی واقف نو نے عرض کیا کہ میری امی بیمار ہیں، ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

ایک واقف نو نے عرض کیا کہ:

میرے بھائی جن کو گولیاں لگی تھیں، وہ اب ٹھیک ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان کا کیا حال ہے؟ اب ٹھیک ہیں؟

واقف نو نے عرض کیا:

جی حضور، اللہ کا شکر ہے کہ اب کافی بہتر ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ حضور کو اطلاع دے دینا کہ میں کافی اچھا ہوں۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ:

حضور ایک سال قبل مختلف ممالک کے سربراہان کو امن کے خطوط لکھے تھے۔ ان میں سے کتنے ممالک کے سربراہان کا جواب آیا تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کینیڈا کے وزیر اعظم کی طرف سے جواب آیا تھا۔ اسی طرح UK کے وزیر اعظم سے بھی جواب آیا تھا۔ پہلے تو ایسا جواب تھا جو ہلکا پھلکا سا تھا لیکن بعد میں اس نے کہا تھا کہ ہم امن کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ امریکہ والوں نے جواب نہیں دیا۔ اتفاق سے ان کا ایک سٹاف ممبر مجھے ایک میٹنگ میں ملا۔ تو میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ اگر Obama صاحب جواب نہیں دے سکتے تو نہ بھجیں۔ کیونکہ یہ مجھے پتا چلا تھا کہ Obama صاحب بہت مشکل میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ جواب کس طرح دیں۔ لیکن اس نمائندہ نے مجھے کہا کہ میں جواب دلواؤں گا۔ پھر جب ہمارے کسی آدمی نے رابطہ کیا تو اس نے کہا کہ ہمیں کہا گیا تھا کہ جواب نہ دو۔ لیکن ان میں توجہ پیدا ہوئی ہے۔ ورنہ تو اس وقت تک نیت تھی اسرائیل کی اور حالات بھی کشیدہ تھے اور جنگ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ بھی ہے کہ شام کی جنگ میں کچھ Russia کا پریشر ہے، جس کی وجہ سے وہ رُکے ہوئے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان خطوط کا اثر ہوا ہے اور انہیں خود بھی خیال آیا ہے کہ جنگوں کی طرف نہ جائیں تو بہتر ہے۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا تھا کہ

حضرت مسیح موعود کے جو کپڑے ہیں، تبرک ہیں، وہ یورپ میں، امریکہ میں کسی محفوظ جگہ پہنچا دیے جائیں گے۔ وہاں پر وہ زیادہ دیر تک، آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اور بادشاہوں کے لئے تبرک کا باعث بنیں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تبرک تو اتنے زیادہ لوگوں کے پاس ہیں۔ انہوں نے ان کپڑوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اور دھاگے دھاگے کر کے خاندانوں میں بانٹ لئے ہیں۔ اب محفوظ کس طرح کرنا ہے۔ ہاں بعض تبرکات ہیں، جیسے کوٹ ہے جو میں عالمی بیعت میں پہنتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری پھوپھی ہیں، ان کے پاس حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک کوٹ تھا، وہ بھی انہوں نے مجھے بھیج دیا ہے۔ وہ بھی اب میرے پاس ہے۔ میرے پاس اب دو کوٹ ہو گئے ہیں۔ دو تبرکات ہو گئے ہیں۔ باقی جو پرائیویٹ لوگوں کے پاس ہیں، وہ انہوں نے بانٹ دیے ہیں۔ باقی تبرک یہی ہے کہ آپ کی جو تعلیم ہے اسے پھیلاؤ۔

واقفین نو بچوں کی یہ کلاس ایک بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوئی۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 25 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔

عزیزم میر خاقان محمود طاہر، عزیزم مقرب احمد، محمد حاشر احمد، محبّ احمد رانا، مامون احمد، سدید احمد، عدنان احمد، طیب ندیم، اسد اللہ خان، اوصاف احمد، چوہدری لبید احمد، مسرور احمد ملک، تنزیل بھٹی۔

عزیزہ سمرہ ریاض، عزیزہ افشاں طارق، فضا انیس، طوبیٰ سرفراز کاہلوں، فوزیہ احمد، مناہل رفیق ڈوگر، دیا احمد، سارہ اقبال، دانیہ داؤد، ارمین محمود، عزیزہ لزادونیا، عزیزہ ماریہ خالد۔

آمین کی تقریب میں حصہ لینے والے یہ بچے اور بچیاں جرمنی کی جماعتوں Bornheim،
Heidelberg ،Montabauer،
Hanau ،Usingen ،Datteln،
Goddelau Sud ،Dietzenbach،
Mainz ،Renningen ،Klein Gerau،
Nord ،Griesheim ،Nauheim،
Rosen ،Stockstadt ،Nied ،Neuhof،
Aschen Karben ،Hohe، ویزبادن،
فرینکفرٹ اور Maintal سے آئے تھے۔

آمین کی اس تقریب کے بعد دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز و انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

ممبر پارلیمنٹ سے ملاقات

ایک یورپین ممبر پارلیمنٹ Hon. Michael Gahler، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف خارجہ کمیٹی کے بھی ممبر ہیں اور پاکستان کے حالیہ انتخابات میں یورپی یونین کے مبصرین کے وفد کے صدر تھے۔ موصوف کا تعلق CDU پارٹی سے ہے۔ دو سال قبل جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے تھے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مل چکے تھے۔

آٹھ بجکر دس منٹ پر موصوف ممبر پارلیمنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے گزشتہ ملاقات کا ذکر فرمایا جو دو سال قبل جلسہ کے موقع پر ہوئی تھی۔

موصوف نے بتایا کہ انہوں نے چیف آبزرور کی حیثیت سے پاکستان کا الیکشن دیکھا ہے۔ اب وہ اپنی آبزرویشن کی رپورٹ اپنی تجاویز کے ساتھ وزیر اعظم پاکستان کو بھجوا رہے ہیں۔ موصوف نے بتایا اس دفعہ گزشتہ الیکشن کی نسبت ٹرن آؤٹ بہتر تھا۔ بلوچستان اور فاٹا کے علاوہ دیگر مختلف علاقوں میں ہماری ٹیم کے ممبران پھیلے ہوئے تھے......

موصوف نے بتایا کہ مجھے علم ہے کہ احمدیوں کو بوجوہ ملک کے شہری ہونے کے ووٹ کے حق سے محروم رکھا گیا ہے۔ گزشتہ انتخاب میں بھی ہم نے عمومی طور پر اختصار کے ساتھ یہ معاملہ اٹھایا تھا۔ لیکن اب جو انتخاب ہوا ہے اور اس کی جو آبزرویشن اور اپنی تجاویز بھجوا رہے ہیں اس میں یہ شامل کر رہے ہیں کہ احمدی ووٹ کے حقدار ہیں جبکہ ان کو محروم رکھا جا رہا ہے۔ پاکستان نے اس بارہ میں بین الاقوامی انٹرنیشنل قانون کو مانا ہوا ہے جس کے مطابق وہ پابند ہے کہ ملک کے ہر شہری کو ووٹ کا حق دے اور کسی جماعت کی بھی حق تلفی نہ ہو۔ اب اس Discrimination کو ختم کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ملک کا کانسٹیٹیوشن یہ کہتا ہے کہ ہر شہری کا ووٹ کا برابر کا حق ہے۔ ہم ملک کے شہری ہونے کے ناطے، بغیر کسی تفریق کے ووٹ کے حقدار ہیں۔

موصوف ممبر پارلیمنٹ کی یہ ملاقات آٹھ بجکر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملی ملاقاتوں کا پروگرام جاری رہا۔ آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 38 فیملیز کے 131 افراد اور چالیس سنگل افراد نے یعنی مجموعی طور پر 171 افراد نے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل جماعتوں سے آئی تھی۔ بعض فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔

Friedberg ،Koln ،Dusseldorf،
Nurnberg ،Wiesbaden،
Bonn ،Russelsheim،
Ellwangen ،Dietzenbach،
Giessen ،Duren ،Babenhausen،
Calw ،Munchen ،Datteln،
Heidelberg ،Dreieich ،Erfelden،
Bensheim۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 9 بجکر تیس منٹ پر ختم ہوا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت میں تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل انیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔

عزیزم جاذب رحمٰن کھوکھر، ماہد احمد، اویس احمد طاہر، بلال احمد، عمر زوہیب، عدنان ملک، روحان حمید، صباح الدین، آئیش ملک، عزیزہ ثمینہ بارڑ، علیشاہ طیب، ماہ لقا بابر، اصفیٰ نور احمد، یمنیٰ ناصر، شائلہ احمد، رمشہ خلعت، مناہل مبارک، ہبین احمد اور عزیزہ نیہا جاذب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

☆......☆......☆

11واں سالانہ تربیتی پروگرام

(کلاس دہم کے واقفین نو پاکستان)

وکالت وقف نو تحریک جدید ربوہ کے زیر انتظام جماعت دہم میں زیر تعلیم واقفین نو پاکستان کا گیارھواں سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام مورخہ 2 تا 4 جولائی 2013ء کو نور ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ میں منعقد ہوا۔ اس پروگرام کی افتتاحی تقریب مورخہ 2 جولائی کو شام 6 بجے محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر اشاعت ربوہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد آپ نے بچوں کو نصائح فرمائیں۔

اس پروگرام کے دوران روزانہ نماز تہجد سے آغاز ہوتا رہا۔ علمی ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے، کیریئر پلاننگ کے سلسلہ میں لیکچر اور انٹرویوز ہوئے، علماء کرام نے علمی اور تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں، مجلس سوال و جواب بھی منعقد کی گئی۔ اس سہ روزہ پروگرام میں 24 اضلاع کے 164 واقفین نو شامل ہوئے۔

اس پروگرام کی اختتامی تقریب مورخہ 4 جولائی 2013ء کو 9:30 بجے صبح منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ نے رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے واقفین نو میں اعزاز پانے والوں کو انعامات و اسناد سے نوازا اور نصائح کیں۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ آخر پر سب مہمانوں اور واقفین نو میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

درخواست دعا

۞ شیراز احمد بعمر 10 سال ابن مکرم ریاض احمد صاحب کارکن مدرسۃ الحفظ بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ احباب سے شفائے کاملہ عاجلہ اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ :041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ :041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

10 جولائی 2013ء

12:30 am	خطبہ جمعہ 5 جولائی 2013ء
4:00 am	سوال وجواب
6:25 am	جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 2013ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	ترجمۃ القرآن کلاس
12:00 pm	حضور انور کے ساتھ طلباء امریکہ کی ملاقات 9 مئی 2013ء
2:05 pm	سوال وجواب
5:50 pm	خطبہ جمعہ 28 ستمبر 2007ء
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل
11:20 pm	حضور انور کے ساتھ طلباء امریکہ کی ملاقات 9 مئی 2013ء

احباب توجہ فرمائیں

❁ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

چند ہفتے قبل کسی دوست نے فون پر مجھ سے میرا بینک اکاؤنٹ نمبر لیا تھا کہ میں ایک رقم آپ کے اکاؤنٹ میں بھجوا رہا ہوں۔ اس رقم کی تفصیل میں آپ کو الگ بھجوا دوں گا۔ مگر ابھی تک ان کی طرف سے تفصیل موصول نہیں ہوئی اور وہ رقم میرے پاس بطور امانت پڑی ہوئی ہے۔ اگر وہ دوست یہ اعلان پڑھیں تو براہ کرم فوری طور پر رابطہ کر کے اپنا نام و پتہ نیز اس رقم کی تفصیل بھجوائیں۔

درخواست دعا

❁ مکرم ناصر احمد ہاشمی صاحب نائب زعیم تربیت نومبائعین مجلس انصار اللہ گولبازار ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے کزن مکرم میاں محمد اسلم ناصر صاحب آف جرمنی کو پھیپھڑوں میں انفیکشن کی وجہ سے سانس کی تکلیف ہے۔ اس وقت موصوف وینٹیلیٹر پر ہیں۔ طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے

اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ محترم حافظ محمد ظفر اللہ ظفر صاحب مربی سلسلہ وکالت اشاعت لندن تحریر کرتے ہیں۔

میرے سسر مکرم ناصر محمود عباسی صاحب بوجہ برین ہیمبرج طاہر ہارٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ کومے میں ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرم وزیر علی پھل صاحب آف گمبٹ خیر پور حال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مشتاق احمد کھرل صاحب اسیر راہ مولا آف گمبٹ خیر پور حال برسبین آسٹریلیا ہسپتال میں داخل ہیں شوگر اور خون کی بہت کمی ہے اور کچھ عرصہ قبل دماغ کا بھی آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو مکمل صحت یابی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 1 ضرورت محررین

☆حساب بمطابق معیار میٹرک، عام معلومات

☆امیدوار کا خوش خط ہونا لازمی ہوگا اور اردو Inpage کمپوزنگ میں رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے۔

7۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا انٹرویو ہوگا۔ ملازمت کے لئے انٹرویو میں کامیابی لازمی ہے۔

8۔ تحریری امتحان و انٹرویو دونوں میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو فضل عمر ہسپتال سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار ملازمت کے اہل ہوں گے جو فضل عمر ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

الفضل میں اشتہارات دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ و شال ہاؤس
لیڈیز وجینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی وکامدار ورائٹی
پاکستان وامپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ
بنیان وجراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

Got.Lic# ID.541 IATA
خوشخبری
71000 صرف لاہور اسلام آباد سے لندن مع واپسی
Sabina Travels Consultant
Yadgar Road Rabwah
047-6211211,6215211
0334-6389399

ربوہ میں طلوع وغروب 10 جولائی
طلوع فجر 3:40
طلوع آفتاب 5:08
زوال آفتاب 12:13
غروب آفتاب 7:19

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

Ph:6212868
Res:6212867
خالص سونے کے زیورات
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

فری مفید طبی معلومات ومشورے
Youtube پر جا کر قبض Qabz لکھیں اور مختلف موضوعات پر فری طبی معلومات ومشورے حاصل کریں
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر
03346372686:

IELTS & Spoken Englis
No 1 Institution
✪ مختصر وقت میں تیاری
✪ صبح وشام کے اوقات میں کلاسز
✪ آپ کے اپنے شہر میں IELTS ٹیسٹ کی رجسٹریشن کی سہولت
✪ ٹیسٹ والے دن گروپ کے ساتھ گاڑی کی سہولت
✪ Spoken English کی سند برٹش کونسل سے بزریعہ Aptis ٹیسٹ
✪ بچوں کے لئے Spoken کی علیحدہ کلاس
نوٹ: انگلش یا تو انگریزوں سے سیکھیں یا ان سے جنہیں نے ڈائریکٹ انگریزوں سے سیکھی ہے۔
سٹار اکیڈمی کالج روڈ ربوہ
ممبر آف برٹش کونسل IELTS پارٹنر شپ پروگرام
0333-5298174,0476211800,6213786

FR-10

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروف عمل
100% معیاری رزلٹ
☆ اب اہلیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہیپاٹائٹس، PCR، آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کے ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔ ☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کروا کے دیے جاتے ہیں۔ آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔
☆ تمام وزٹنگ کنسلٹینٹ کے تجویز کردہ ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔
☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت۔
☆ EFU، آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت
☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آسکتے ہوں ان کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ 12:30 تا 1:30 بجے وقفہ
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمن فون دفتر: 6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com